Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۸

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۰	۱۳۔ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش	۲ر شوال ۱۳۶۱ھ	۱۳۔ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱۔ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے نو بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصےٰ میں معوذتین کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرما کر رمضان المبارک کے درس کو ختم فرمایا۔ اور اس کے بعد ایک بہت بڑے مجمع سمیت دعا فرمائی۔ جو قریباً ۱۵ منٹ جاری رہی۔

کل بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ریسٹ ہاؤس کے قریب دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور دعا فرمائی۔

تحریک جدید سال ہشتم کی ۲۹ ماہ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست فنانشل سکرٹری صاحب نے آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دی۔ آج یہاں ماہ شوال کا چاند دکھائی دیا۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ر شوال ۱۳۶۱ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے کوشش

جب بھی کوئی ایسا موقعہ آیا۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی یا ملکی مفادات اور حقوق کے متعلق خطرہ لاحق ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو مسلمانوں کو ایسے رنگ میں آگاہ اور بیدار کیا۔ کہ جس کی اس موقعہ پر ضرورت تھی۔ اور دوسری طرف حکومت کو ایسے مدلل اور مؤثر انداز میں مخاطب فرمایا۔ کہ اسے کسی نہ کسی رنگ میں حضور کے ارشادات کی اہمیت کو تسلیم کرنا پڑا۔ اگر کسی وقت کسی وجہ سے تسلیم نہ کیا۔ تو یا تو دوسرے وقت میں نقصان اٹھانے کے بعد تسلیم کر لیا۔ یا اس فائدہ سے محروم رہی۔ جو حاصل ہو سکتا تھا۔

پچھلے دنوں جب کانگرس نے نظام حکومت کو معطل کرنے کی قرارداد پاس کی۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بُرے اثرات اور بدنتائج کا قبل از وقت اندازہ لگا کر اپنے ایک مضمون میں تحریر فرمایا "اس دفعہ ہندوستان میں فساد ہوا۔ تو وہ پہلے فسادوں کی طرح نہ ہوگا۔ بلکہ غالباً بہت وسیع ہوگا۔ اور باوجود کانگرس کے عدم تشدد کے دعوے کے وہ خونریزی اور قتل و غارت کا پیش خیمہ ثابت ہوگا"۔ چنانچہ موجودہ فسادات کے حالات کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ حضور کا یہ ارشاد حرف بحرف پورا ہو رہا ہے۔ کانگرس کے عدم تعاون کے سلسلہ میں فسادات پہلے بھی ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ان کی وسعت کو موجودہ فسادات کی وسعت سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ پھر جس قدر خونریزی اور قتل و غارت کے واقعات اس وقت تک کے فسادات کے دوران میں ہو چکے ہیں۔ ان کی مثال بھی پہلے فسادات میں نہیں ملتی۔

پیش آنے والے افسوسناک حالات کا اس درجہ صحیح اور درست اندازہ لگاتے ہوئے جہاں حضور نے اپنی جماعت کو ہر رنگ میں قربانی کرنے کے لئے تیار رہنے کا ارشاد فرمایا۔ وہاں حکومت کو مخاطب کر کے ایک ایسی حقیقت بیان فرمائی۔ جو اس وقت تک حکومت کی نظروں سے اوجھل تھی۔ اور جو مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کو سخت نقصان پہونچاتی چلی آ رہی تھی۔ چنانچہ حضور نے کانگرس کی فساد انگیز جدوجہد کا مقابلہ کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"حکومت پہلے کانگرس سے جنگ شروع کرتی ہے۔ اور وفادار جماعتوں کو اپنی مدد کے لئے بلاتی ہے۔ پھر جب اپنے ہمسایوں اور بسا اوقات اپنے عزیزوں سے لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ گاندھی جی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ یا ایسی ہی کوئی اور حرکت ہو جاتی ہے جو دل کی تبدیلی پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ صرف دھمکی ہوتی ہے۔ حکومت اس سے ڈر کر کانگرس سے صلح کر لیتی ہے۔ اور وہ تعاون کرنے والی جماعتیں جو ایک غیر ملکی حکومت کی خاطر اپنے عزیزوں اور دوستوں سے لڑنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ نہایت شرمندہ ہوتی ہیں۔ اور مہینوں اور سالوں ان کو دوسرے لوگوں کی طرف سے طعنے ملتے ہیں"۔

اس طریق عمل کی بجائے اب حکومت کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس کے متعلق فرمایا "حکومت اعلان کر دے۔ کہ وہ مسٹر گاندھی کے روزہ سے ڈر کر یا کسی اور ایسی ہی تدبیر سے خائف ہو کر اس وقت ملک میں فساد کرنے والوں کے آگے ہتھیار نہ ڈال دے گی۔ اور ندامت کے اظہار یا اپنی غلطی کا اقرار کئے بغیر انہیں آزاد نہ کرے گی"۔

اگرچہ گزشتہ تجربات کی بناء پر اس بات کی بہت کم توقع تھی۔ کہ حکومت فسادیوں کے مقابلہ میں ثابت قدمی کا ثبوت دیگی اور ان سے صلح کی طرح ڈال کر پُر امن اور مددگار جماعتوں کو مشکلات میں مبتلا نہ کرے گی۔ لیکن باوجود اس کے کہ اب کے حکومت پر مختلف اطراف سے پہلے کی نسبت بہت زیادہ دباؤ ڈالا گیا۔ تا کہ کانگرس کے آگے جھک جائے۔ لیکن ابھی تک حکومت پورے استقلال کا ثبوت دے رہی ہے۔ چنانچہ وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں ہندوستان کے متعلق حال میں جو تقریر کی ہے۔ اس میں بھی کہا ہے۔ کہ ان حالات میں کانگرس کے ساتھ بات چیت کرنے کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ نہ صرف مسلم رعایا اور دیگر اقلیتوں کے ساتھ غداری ہوگی۔ بلکہ سول سروس۔ فوج اور پولیس کے ساتھ بھی۔ جنہوں نے گڑبڑ کے دبانے میں شاندار خدمات سرانجام دیں"۔

پھر کہا۔ "نو کروڑ مسلمانوں، تین کروڑ اچھوتوں اور والیان ریاست جو کہ تقریباً نصف ہندوستان پر قابض ہیں۔ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا"۔

اس سے ظاہر ہے کہ حکومت کانگرس کے مقابلہ میں جو غلطی پہلے کرتی رہی ہے اب اس کا پھر ارتکاب کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس کا باعث سابقہ تلخ تجربات بھی ہو سکتے ہیں لیکن حکومت کو اس اہم امر کی طرف کھلے اور واضح الفاظ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی توجہ دلائی۔ تا کہ مسلمانوں کو خصوصاً اور دوسری اقلیتوں کو عموماً ان نقصانات سے بچائیں جو حکومت کی امداد کرنے اور ملک میں امن قائم رکھنے کی پاداش میں انہیں اُٹھانے پڑتے ہیں۔

موجودہ فسادات کے مقابلہ میں حکومت کئی بار مسلمانوں کی گراں قدر امداد کا اعتراف کر چکی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہ مسلمان نہایت سرگرمی اور جاں نثاری کے ساتھ جنگ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر رنگ میں مدد دے رہے ہیں۔ ان حالات میں حکومت برطانیہ کو غور کرنا چاہیئے۔ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس مشورہ پر بھی عمل کیا جائے کہ حکومت اعلان کرے "جنگ کے بعد ہم ہندوستان کو آزادی دے دینگے۔ بشرطیکہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں سمجھوتہ ہو جائے۔ یا اگر سمجھوتہ نہ ہو۔ تو مسلمان اکثریت کے صوبوں کو الگ حکومت دیدینگے"۔ اس قسم کے اعلان پر اس وقت حکومت کا کچھ حرف نہیں ہوتا۔ لیکن

"میں نے خدام الاحمدیہ نام کی ایک مجلس قائم کی ہے۔ اس کے ذریعہ اسی رُوح کو مَیں نے جماعت میں قائم کرنا چاہا ہے۔ اور اس کے ہر رکن کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرے۔ کہ اپنے فوائد کو وہ بالکل بھلا دے۔ اور دوسروں کو نفع پہنچانا اپنا منتہیٰ قرار دیدے"

"خدام الاحمدیہ جیسی جماعت کا وجود ایک نہائت ہی ضروری اور اہم کام ہے۔ اور نوجوانوں کی درستی اور اصلاح اور ان کا نیک کاموں میں تسلسل ایک ایسی بات ہے۔ جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا"

۱۷ — ۱۸ اخاء ۱۳۲۱ ہش ← اکتوبر ۱۹۴۲ء

خدام الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

"تم حزب اللہ بنو پھر دیکھو کسطرح اللہ تعالےٰ کی نصرت تمہیں کامیاب کرتی ہے"

"نوجوانوں کے سامنے وہ مقاصد رکھے جائیں جنکے بغیر ان میں ارتقائی روح پیدا نہیں ہو سکتی"

"ایسے ذرائع کو اختیار کرنا چاہیئے جن سے قوم کے دماغ کی تربیت ہو۔ در خصوصاً نوجوانوں کے دماغ کی تربیت ہو کیونکہ زیادہ تر کام کی ذمہ واری آئندہ نوجوانوں پر ہی پڑنے والی ہے"

"نوجوانوں کو اس امر کی تلقین کی جائے کہ وہ اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں۔ کہ اسلام اور احمدیت کا حقیقی مغز انہیں میسر آجائے"

"میں امید کرتا ہوں کہ ..... مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان ... اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے اور اپنی زندگی کو کار آمد بنائیں گے اور سلسلہ کے درد کو اپنا درد سمجھیں گے"

(ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

143

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلامی حکومت کا مختصر خاکہ

بعض گزشتہ پرچوں میں بتایا گیا ہے کہ دنیا میں امن وامان کی کیا صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اور کن ذرائع پر عمل کرنے سے جنگوں کا بہت حد تک خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ نیز بعض مغربی مدبرین کے اس خیال پر بھی اظہارِ خیالات کیا گیا ہے۔ کہ دنیا میں ڈکٹیٹر شپ امن کی ضامن ہو سکتی ہے۔ یا جمہوری نظام حکومت۔ اسی سلسلہ میں اس نظام حکومت کا مختصراً ذکر بھی موجب دلچسپی ہوگا۔ جو اسلام چاہتا ہے۔ کہ دنیا میں قائم ہو۔ اور جو ہمارے نزدیک فساد و بد امنی کے انسداد میں سب سے زیادہ ممد ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کے نزدیک حکومت اس نیابتی فرد کا نام ہے جس کو لوگ اپنے مشترکہ حقوق کی نگرانی سپرد کرتے ہیں۔ اس کے سوا اسلام کسی اور حکومت کا قائل نہیں۔ حاکم کا تقرر اسلام نے لوگوں کے اختیار میں رکھا ہے۔ وراثہ کے ذریعہ حکومت حاصل کرنے والا یا بزور بادشاہ بننے والا اسلامی حاکم نہیں کہلا سکتا۔ اسلام کے رُو سے حاکم مجاز وُہی ہے۔ جسے لوگوں نے خود اپنے حقوق کی نگرانی کی خدمت سپرد کی ہو۔ کسی بڑے سے بڑے انسان کی اولاد ہونے کی وجہ سے اسلام کسی کو یہ حق نہیں دیتا۔ کہ وُہ دوسروں کی گردنوں پر سوار ہو جائے۔

پس اسلامی حکومت انتخابی ہوتی ہے اور ساتھ ہی نیابتی بھی۔ اسلام یہ سکھاتا ہے۔ کہ مسلمان مل کر کسی موزوں آدمی کو اپنا حاکم منتخب کریں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ شرط بھی ہے۔ کہ آج کل کے جمہوری ممالک کے پریذیڈنٹوں کی طرح اس کا انتخاب چند سال کے لئے نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ ایک دفعہ منتخب ہونے کے بعد پھر تا زیست وُہ اس منصب پر فائز رہے گا۔ اور اپنی تمام عمر اور جملہ استعدادیں اور قابلیتیں ملک و قوم کی بہبود و بہبود میں لگا دے گا۔ وُہ حاکم ہوگا۔ مگر اہل ملک کی خدمت کے لئے بیت المال پر اس کا تصرف تو ہوگا۔ مگر صرف اہل ملک کی ضروریات پر صرف کرنے کے لئے۔ اپنی ذات پر صرف کرنے کے لئے نہیں۔ حتیٰ کہ اُسے اپنی ذات کے لئے بیت المال سے گزارہ مقرر کرنے کا بھی حق نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی مجلس شوریٰ کا حق ہے۔ کہ اس کے لئے گزارہ مقرر کرے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وُہ مجلس شوریٰ کے ذریعہ عوام الناس کے آراء و افکار سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔ اور جب ضرورت سمجھے۔ عام اعلان کے ذریعہ تمام رعایا کی رائے معلوم کرے۔ اور اگر پبلک اور اس کے نمائندوں کی رائے میں اختلاف دیکھے۔ تو پبلک کی رائے کو مقدم سمجھے۔ اس سے امید کی جاتی ہے کہ وُہ کثرت آراء کا احترام کرے گا۔ اور اُسے منظور کرے گا۔ لیکن اس کے لئے اسے منظور کرنا فرض نہیں۔ بلکہ جب چاہے۔ اسے مسترد کر کے اپنا فیصلہ نافذ کر سکتا ہے۔

اس زمانہ کی مغربی جمہوریت کی ظاہری خوشنمائی کے دلدادگان کو یہ بات ذرا گراں گزرے گی۔ اور اُسے زیادہ اچھی طرح سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اسلامی حاکم کی پوزیشن کو ذرا وضاحت سے بیان کر دیا جائے۔ اسلام ہمیں بتاتا ہے۔ کہ اس طرح ملک کی عام رائے سے انتخاب سے مسلمان جس شخص کو اپنا حاکم منتخب کریں گے۔ اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص تائید و نصرت حاصل ہوگی علاوہ ازیں یہ بھی ہے۔ کہ ایسا حاکم چونکہ ہر قسم کی سیاسی جنبہ داریوں اور پارٹی پالیٹکس سے بلند و بالا ہوگا۔ اور اس کے سامنے کوئی ذاتی مفاد نہ ہوگا۔ اس لئے اس کی نسبت یہ گمان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی رائے ہر قسم کے بیرونی اثرات سے پاک وصاف ہوگی۔ اور اس لئے اس کی نگاہ سب نمائندگان شوریٰ سے بلند ہوگی۔

پس اسے یہ حق دیا گیا ہے۔ کہ چاہے تو شوریٰ کے فیصلہ کو مسترد کر دے۔ یہ اختیار ممکن ہے۔ کسی جمہوریت پسند دماغ کو اس طرف لے جائے۔ کہ اسلامی حاکم گویا ڈکٹیٹر ہے۔ لیکن یہ بھی صحیح نہیں وُہ ڈکٹیٹر قطعاً نہیں۔ کیونکہ وُہ پابند ہے اسلامی شریعت اور اسلامی قانون کا۔ اور اسے ہرگز یہ اختیار نہیں۔ کہ اس قانون سے سر مو انحراف کر سکے۔ اور ذرہ بھی ادھر اُدھر جا سکے۔ لیکن ڈکٹیٹر کسی قانون اور ضابطہ کا پابند نہیں ہوتا۔ وُہ جو کچھ کرتا ہے۔ اپنی مرضی سے کرتا ہے پس مسلمانوں کا منتخب کردہ حاکم اسلئے ان معنوں میں ڈکٹیٹر ہے۔ کہ کثرت رائے کو مسترد کر سکتا ہے۔ مگر ان معنوں میں نہیں۔ کہ وُہ قرآن کریم کے احکام سے سرمو تابی کا مجاز ہو۔ بلکہ وُہ ایک ایسے مستقل اور ابدی قانون کے جُوئے کے نیچے ہے جس میں قیامت تک کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا۔

یہ مختصر سا خاکہ ہے اسلامی نظام حکومت کا۔ باقی تفاصیل مثلاً شوریٰ کا انتخاب۔ اور گورنروں وغیرہ کے تقرر کی تفاصیل کو اسلام نے عمداً چھوڑ دیا ہے۔ تا انسانی دماغ کو موقعہ اور محل کے مناسب ان پر غور کرنے اور ترقی کرنے کا موقعہ ملتا رہے۔ اور ہر امر کے متعلق اصُول بیان کر کے فروعات کے لئے اجتہاد کا میدان کُھلا رہنے دیا ہے۔ گورنروں کا انتخاب گو خلیفہ کے اختیار میں ہے۔ جس میں عام لوگوں کی آراء کا خیال رکھنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ مگر اسے معلوم کرنے کے متعلق تفاصیل میں دخل نہیں دیا۔ بلکہ قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ اے مسلمانو! ہر ایک تفصیل رسُول سے نہ پوچھا کرو۔ کیونکہ بعض باتیں اللہ تعالےٰ اس لئے چھوڑ دیتا ہے۔ کہ تمہارے لئے غور و فکر اور ترقی کا موقعہ باقی رہے۔ اگر ہم سب کی سب باتیں بیان کر دیتے۔ تو تمہارے لئے ترقی کا کوئی موقعہ باقی نہ رہ سکتا اور اس بات سے یقیناً تم کو دُکھ اور تکلیف پہونچتی۔

پھر اسلامی حاکم کی شان اور حیثیت معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ قرآن کریم کی اس آیت پر غور کیا جائے جس میں اس بارے میں احکام بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ۔ ان اللہ کان سمیعًا بصیراً

(نساء ع ۸) یعنی اے دوستو! اللہ تعالےٰ تم کو حکم دیتا ہے۔ کہ حکومت کی امانتوں کو ان کے حق دار اور اہل لوگوں کے سپرد کرو۔ اور جب تم حاکم بن جاؤ۔ تو انصاف کے ساتھ حکمرانی کرو۔ اللہ تعالےٰ جس امر کی تم کو نصیحت کرتا ہے۔ وُہ بہت اچھی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سُننے والا۔ اور جاننے والا ہے۔

اس آیت میں حکومت کے سوال کی ابتداء خدا تعالےٰ نے حاکم یا بادشاہ کی طرف سے نہیں کی۔ بلکہ عوام کی طرف سے کی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ حاکم بنانا تمہارا کام ہے۔ اور یہ ایک امانت ہے۔ جو تم کسی شخص کو امین سمجھ کر سونپتے ہو۔ اس کا اپنا اس پر کوئی حق نہیں۔ اس لئے یہ امانت کسی ایسے شخص کو دو۔ جو امین بننے کا اہل ہو۔ اور دیانت داری کے ساتھ اس کی حفاظت کر سکے۔

پھر اس میں یہ بتایا ہے۔ کہ حکومت کوئی مستقل چیز نہیں۔ بلکہ محض ایک امانت ہے۔ اور جس کے سپرد یہ امانت سپرد کی جائے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ عمر بھر اس کی حفاظت کرے۔ یعنی اہل ملک کے حقوق کی پوری پوری نگرانی کرے اور لوگوں کو ان کے حقوق پوری مستعدی سے ادا کریں۔ اور پھر کوئی حاکم یہ امانت اپنے طور پر کسی دوسرے کے سپرد نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کی وفات کے بعد یہ انہی لوگوں کی طرف واپس لوٹے گی۔ جنہوں نے اسے رکھنے کے لئے دی تھی۔ اور پھر انہی کا حق ہوگا۔ کہ اس کے لئے نیا امین مقرر کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نماز تہجد کے برکات اور اس پر مداومت کی ضرورت

جس طرح ایک دنیوی مسافر کے لئے اپنے ساتھ ان اشیاء کا رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ جو اس کے مقصد کے پورا کرنے کے علاوہ اس کے لئے باعث آرام و راحت ہوں۔ اسی طرح اخروی مسافر کے لئے اسلام میں اس کی روحانی زندگی کے واسطے جہاں فرض امور کا سرانجام دینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ وہاں اس کو نفلی امور کے سرانجام دینے کی بھی تحریک کی گئی ہے۔ کیونکہ وہ اس کے لئے ہر نقصان سے بچنے کا موجب اور بے شمار فوائد اور برکات و درجات کے حصول کا باعث ہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے ما یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتیٰ احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ عن نفس المؤمن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ (بخاری جلد چہارم کتاب الرقاق باب التواضع) یعنی میرا بندہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو میں اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے۔ تو میں ضرور اس کو دیتا ہوں۔ اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو ضرور اس کو پناہ دیتا ہوں۔ اور میں کسی چیز سے تردد نہیں کرتا۔ جس کو میں کرنے والا ہوں (جتنا تردد کہ میں) مومن کی جان سے کرتا ہوں۔ جو موت کو ناپسند کرتا ہو۔ اور میں اس کو دکھ دینا پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے پنجگانہ نماز کو فرض قرار دیکر بعض اور نفلی نمازیں بھی رکھی ہیں۔ جو انسان کے لئے قرب الٰہی کے حصول میں بڑا دخل رکھتی ہیں۔ مثلاً نماز تہجد۔ نماز اشراق نماز ضحیٰ۔ نماز تسبیح۔ نماز عیدین۔ نماز حاجت وغیرہ۔ مگر ان سب نمازوں میں سے نماز تہجد خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول اور اعلیٰ مراتب اور درجات کے پانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً (سورہ بنی اسرائیل ع) یعنی (اے رسول) رات کے ایک حصہ میں (نماز تہجد بھی) پڑھا کرو۔ یہ تمہاری نماز نفل ہے عجب نہیں کہ اس کی برکت سے اللہ تجھ کو مقام محمود پر پہونچا دے۔

نماز تہجد کی بہت سی برکات ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایسا وقت رکھا ہے جو اس کے دنیا کے آسمان کی طرف نازل ہونے کا وقت ہے۔ یعنی اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی خاص برکات اور فیوض نازل فرماتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا کل لیلۃ الی سماء الدنیا حتی یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ ومن یسألنی فاعطیہ ومن یستغفرنی فاغفر لہ (ترمذی جلد دوم ابواب الدعوات) یعنی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارا خدا ہر رات دنیا کے آسمان کی طرف اترتا ہے حتی کہ رات کا آخری تیسرا حصہ رہ جاتا ہے تو فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارتا ہے۔ کہ میں اس کا جواب دوں۔ یعنی اس کی دعا قبول کروں۔ اور کون ہے جو مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسکو دوں۔ اور کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگتا ہے کہ میں اسکو بخشوں۔

دوسرے تہجد پڑھنے کے لئے انسان سو کر اٹھتا ہے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اور یہ وقت ایسا ہوتا ہے۔ کہ جب انسان تمام مشاغل اور افکار سے یکطرف ہو کر پوری اور کامل توجہ اور پورے انہماک سے اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لاتا ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کی دعاؤں اور التجاؤں کو سنتا ہے۔ اس کے سوال کو رد نہیں کرتا۔ اور اس پر اپنی رحمت اور فضل کی بارشیں برساتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ عن ابی امامۃ قال قیل یارسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر ودبر الصلوٰۃ المکتوبات (ترمذی جلد دوم ابواب الدعوات) یعنی ابو امامہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا یارسول اللہ کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا آخر رات کے وسط اور فرض نمازوں کے پیچھے زیادہ قبول ہوتی ہے۔

تیسرے تہجد کے لئے چونکہ خاص طور پر قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اور آرام ترک کر کے تہجد پڑھتے ہیں۔ اس لئے اس کا درجہ بڑا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ ثلاثۃ یحبھم اللہ رجل قام من اللیل یتلوا کتاب اللہ ورجل تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیھا من شمالہ ورجل کان فی سویۃ فانھزم اصحابہ فاستقبل العدو (ترمذی جلد دوم ابواب صفۃ جہنم صد ۸۱) یعنی تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ایک وہ جو رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتا ہے۔ یعنی تہجد پڑھتا ہے۔ اور ایک وہ جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے۔ اور اپنے بائیں ہاتھ سے مخفی رکھتا ہے۔ یعنی نہایت مخفی طور پر صدقہ دیتا ہے۔ اور ایک وہ شخص جو ایک لشکر میں تھا۔ سو اس کے ساتھی شکست کھا گئے۔ مگر وہ دشمن سے لڑتا رہا۔

غرض تہجد خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا جلب کرنے اور روحانی اعلیٰ مراتب اور درجات حاصل کرنے کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہے رمضان المبارک میں تہجد پڑھنے کا اکثر لوگوں کو موقعہ ملتا ہے۔ اور وہ اس کے انوار اور برکات سے متمتع ہوتے ہیں۔ اب جبکہ رمضان ابھی ابھی ختم ہوا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ رمضان

دواخانہ نورالدین قادیان کی مشہور دوائیں

		آنے روپیہ
۱۔ صندلین	کمی خون کو دور کرنے کے لئے نیز جلدی امراض کے لئے مجرب ہے۔ قیمت یک صد قرص	۱-۱۲-۰۰
	" نصف "	۱-۰-۰۰
۲۔ اکسیر معدہ	بدہضمی۔ نفخ کھٹے ڈکار۔ بھوک کم لگنا وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے۔ قیمت یک صد قرص	۱-۱۲-۰۰
	" نصف "	۱-۰-۰۰
۳۔ قرص خاص	امراض مخصوصہ کے لئے از حد مفید اور مجرب ہے۔ قیمت ۵۰ قرص	۲-۰-۰۰
۴۔ اکسیر سیلان الرحم	پوٹن۔ لیکوریا یا سفید پانی کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی	۳-۰-۰۰
۵۔ نور منجن	دانتوں کی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو اونس	۰-۸-۰۰
	" " ایک "	۰-۵-۰۰
۶۔ تریاق اٹھرا	مرض اٹھرا کے لئے یک مشت فی تولہ	۱-۰-۰۰
	مکمل کورس گیارہ تولہ الگ متفرق " "	۱-۴-۰۰
۷۔ سرمہ مبارک	ککروں آشوب چشم وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ	۲-۸-۰۰
	" ۳ ماشہ	۰-۱۲-۰۰
۸۔ رفیق نسواں	حیض کی تکلیف اور کمی کا حکمی علاج۔ قیمت یک صد قرص	۳-۱۲-۰۰
	" ۵۰ "	۲-۰-۰۰
۹۔ عنبرین	طاقت کی بے نظیر دوا قیمت پانچ تولہ	۴-۰-۰۰
۱۰۔ اکسیر کھانسی	کھانسی کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت ۵۰ قرص	۱-۰-۰۰
۱۱۔ دوائی نعمت الٰہی	اولاد نرینہ کے لئے مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس ۱۰ روپے علاوہ محصول	
۱۲۔ قرص جواہر	قوت مردمی اور اعضائے رئیسہ ہر دو کے لئے قوت اور فرحت کا خزانہ نیز مقوی اعصاب بھی ہے۔ قیمت یک صد قرص	۴-۱۲-۰

منگوانے کا پتہ:۔ دواخانہ نورالدین قادیان

144

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت۔ اور جماعت احمدیہ

اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں جہاں نماز کا حکم دیا ہے۔ وہاں زکوٰۃ کا بھی حکم دیا ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے زکوٰۃ کا دینا ایسا ہی فرض ہے جیسے نماز ادا کرنا۔ موجودہ زمانہ میں عام مسلمانوں نے جہاں اسلام کے دوسرے ارکان پس پشت ڈال دیئے ہیں۔ وہاں فریضہ زکوٰۃ کو بھی ترک کر دیا جماعت احمدیہ کو اس فریضہ کی ادائیگی کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔

ہجرت کے دوسرے سال اللہ تعالیٰ نے دنیائے اسلام کے امراء اور اغنیاء پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض قرار دیا۔ تا غرباء اور مساکین اور بے نواؤں کی مدد کی جا سکے۔ کوئی قوم اس وقت تک بام عروج پر گامزن نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کے اکثر افراد فارغ البالی اور خوشحالی کی زندگی بسر نہ کریں۔ اور ایسی صورت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے۔ جب کہ امداد باہمی کے اصول پر عمل کیا جائے پس ضروری ہے کہ امراء اور رؤساء کا طبقہ غرباء اور مساکین کی امداد کرے۔ بیواؤں اور یتامیٰ کی کامل طور پر نگہداشت ہو

زکوٰۃ کی اہمیت کا اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا جبکہ وہ نصاب کامل پر ملکیت تامہ رکھتا ہو وہ مسلمان نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فان تابوا و اقاموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین (توبہ) یعنی کفار اگر توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہے کہ جو شخص مذکورہ بالا تین امور میں سے کسی ایک کا تارک ہو وہ مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب کے جن لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے متعلق فرمایا۔ واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونھا الیٰ رسول اللہ لقاتلتھم علیٰ منعھا (بخاری باب فی وجوب الزکوٰۃ) یعنے خدا کی قسم جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا۔ میں اس سے ضرور جہاد کروں گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ ہر مال میں سے ضرور ادا کرنا ہوگا۔ خدا کی قسم اگر انہوں مجھ سے ایک اونٹ کا بچہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیا کرتے تھے روکا۔ تو ان سے ان کے روکنے پر جہاد کروں گا۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من اٰتاہ اللہ مالا فلم یؤد زکوٰتہ مثل لہ یوم القیامۃ شجاعاً اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلھزمتیہ یعنے شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک (بخاری باب اثم مانع الزکوٰۃ) یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ خدا جس کو مال دے اور وہ اس میں سے زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ تو وہی مال قیامت کو سانپ کی شکل اختیار کرکے اسی کے گلے کا طوق بن جائے گا اس کی باچھوں کو پکڑ لے گا۔ اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں۔ اور میں تیرا خزانہ ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیٰمۃ۔ کہ جو لوگ اس دنیا میں خدا تعالےٰ کے دیئے ہوئے مال کو بخل کرکے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ وہ اپنے اموال کو مفید اور نفع رساں خیال نہ کریں۔ وہ قیامت کے دن باعث ضرر اور سانپ کی شکل میں ہوکر گلے کا طوق ہوگا۔ جن امراء کے قلوب پر مال کی محبت غالب آجاتی ہے ان کا نفس اس وہم میں پڑ جاتا ہے۔ کہ ہمارے اموال میں ادائیگی زکوٰۃ سے کمی واقع ہو جائے گی۔ جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسے فریضہ کی ادائیگی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جس کا تارک خدا تعالےٰ کے غضب کا شکار ہوتا ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس شیطانی وسوسہ کی بناء سوائے حرص اور بخل کے کچھ نہیں۔ ایسے لوگوں کو واضح ہونا چاہیئے۔ کہ خدا کی راہ میں جسقدر بھی مال دیا جائے۔ اسی قدر بڑھتا۔ پھلتا اور پھولتا ہے۔ اور خدا ان راستوں سے دیتا ہے جہاں سے ابن آدم کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المضعفون یعنے جو لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی کے ذریعہ رضاء الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ وہ اپنے اموال کو دو چند کرنے والے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بغیر مال کسی صورت میں بھی حلال نہیں ہو سکتا اور برکات سماویہ سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ پس زکوٰۃ کی اصل غرض اموال کو پاک کرنا اور نفس کا تزکیہ کرنا ہے۔

الغرض زکوٰۃ کی علت غائی یہ ہے۔ کہ انسان کا خدا تعالےٰ کے ساتھ حقیقی تعلق اور لگاؤ ہو جائے۔ کیونکہ فقراء۔ یتامیٰ۔ اور مساکین سے ہمدردی کرنا فضل الٰہی کے جذب کرنے کا باعث ہے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا توکی فیوکی علیک یعنے بخل کرنے والا انسان اپنے نفس پر کشادگی اور فراخی رزق کے قفل بند کر لیتا ہے۔ پس ادائیگی زکوٰۃ صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں۔ بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے مشہور ہے۔ الصدقۃ تطفی غضب اللہ تعالےٰ۔

اس موقع پر یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چندہ ہر احمدی کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ اور جو اسے متواتر تین ماہ تک ادا نہیں کرتا۔ اس کو اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے۔ وہ زکوٰۃ سے بالکل الگ ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت کے مطابق جو مال صیغہ بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ وہ بھی زکوٰۃ سے الگ ہے۔ الغرض زکوٰۃ ایک الگ فریضہ ہے۔ جو ہر حالت میں واجب الادا ہوتا ہے۔ اور جب تک اسے زکوٰۃ کی نیت سے نہ دیا جائے ادا نہیں ہوتا۔

زکوٰۃ کا مال خرچ کر لینے کا ہر شخص کو اختیار نہیں۔ بلکہ اشد ضروری ہے کہ وہ امام وقت کے حضور جمع ہو۔ اور اس کے حکم کے ماتحت خرچ ہو۔ احمدی احباب کی مکمل زکوٰۃ قادیان آنی چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اسی راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔ اور بہر حال صدق دکھاوے۔ تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں" (کشتی نوح صفحہ ۷۰)

خاکسار۔ شیخ نور احمد منیر مولوی فاضل

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی سرمہ ممیرا خاص جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں

قیمت فی تولہ	چھ ماشہ	تین ماشہ
دو روپیہ	عہ	۱۰

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسلام میں سب سے حسن سلوک کرنیکی تعلیم

کسی مذہب کی سچائی۔ عظمت اور فطری ہونے کا ایک معیار یہ بھی ہے۔ کہ اس نے کہاں تک عالم انسانیت کے سود و بہبود کی تعلیم دی ہے، اسلام جو ایک فطری مذہب ہے۔ اس میں اس قسم کی تعلیم موجود ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اور اصرار کے ساتھ اس اصل کی تلقین کی گئی ہے اور اس اصل کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ کسی مذہب کے انسان کو دوسرے مذہب کے انسان پر فوقیت نہ دی جائے۔ مثال کے طور پر عرض ہے کہ اسلام میں خیانت کی ممانعت کی گئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ اموال الناس یعنی لوگوں کے مال۔ نہ کہ اموال المسلمین یعنی مسلمانوں کے مال میں خیانت نہیں کرنی چاہیئے۔ الفاظ کی یہ وسعت ظاہر کرتی ہے۔ کہ خداوند کریم کے نزدیک اس حکم میں سب برابر ہیں۔ اسی طرح جہاں ایفائے عہد کا حکم ہے۔ وہاں بھی سب لوگ مراد ہیں۔ اور تاریخ اسلام اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ لیکن میں صرف چند احادیث پیش کرتا ہوں۔ جن میں سب کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن عیالہ یعنی تمام خلق خدا کی اولاد ہے۔ اور خدا کے نزدیک سب سے بہتر وہ شخص ہے۔ جو اس کی اولاد کے ساتھ بھلائی کرے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے۔ واللہ لایومن واللہ لایومن واللہ لایومن قیل من یا رسول اللہ قال من لایامن جارہ بوائقہ۔ خدا کی قسم وہ مسلمان نہیں ہے خدا کی قسم وہ مسلمان نہیں ہے۔ خدا کی قسم وہ مسلمان نہیں ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ کون مسلمان نہیں ہے۔ فرمایا۔ جو اپنے ہمسایہ کو مصائب سے محفوظ نہ رکھے۔

ظاہر ہے۔ کہ لفظ ہمسایہ میں تمام انسانوں کے مفہوم کی وسعت ہے۔ ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ لیس المومن الذی یشبع جائعًا جائع الی جنبہ۔ وہ مسلمان نہیں ہے جسکا ہمسایہ بھوکا رہے اور وہ پیٹ بھر کر کھائے۔

ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا۔ حیاتک مع اخیک ساعۃ خیر من اعتکاف سنۃ اپنے بھائی کے ساتھ ایک لمحہ رہنا اور اس کی خدمت کرنا ایک سال کے اعتکاف کے برابر ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نے تمام لوگوں سے حسن سلوک کرنے کی اپنے پیرووں کو تعلیم دی۔ اور یہ اصول مسلمانوں کے دلوں پر اسطرح جاگزیں ہوئے۔ کہ مطلق العنان بادشاہ بھی انکو نظرانداز نہ کر سکے۔ قرآن کریم کی صاف تعلیم ہے۔ کہ تمام انسانوں کی اصل ایک ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔۔ وجعلنا کم شعوبًا وقبائل لتعارفوا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی قبائل کی تقسیم محض پہچان کے لئے ہے۔ اس سے کسی قسم کا تفوق ظاہر نہیں ہوتا۔ خدا کے نزدیک سب سے بہتر وہی شخص ہے۔ جو خدمت خدا اور خدمت خلق میں سب سے بہتر ہے۔

اسلامی فوجیں جب جنگ پر جاتی تھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ان الفاظ میں ہدایت فرماتے تھے۔ "دیکھو کسی کے مذہب کی تحقیر نہ کرنا۔ اور کسی شخص کی امانت میں خواہ وہ کسی مذہب کا کیوں نہ ہو خیانت نہ کرنا اور اگر ایسا کیا تو میں حشر کے دن اس کی طرف سے تم سے مواخذہ کروں گا۔"

پھر اسلام نے تبدیل مذہب کیلئے کسی قسم کا تشدد کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اور ان صاف لفظوں میں ممانعت کی ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین۔ مسلمانوں کے سلام کے الفاظ "السلام علیکم" میں بھی ایک دوسرے کی ہمدردی اور بہی خواہی کا مفہوم پوشیدہ ہے۔ جو اسلام کا عین مقصد ہے۔ ان سب باتوں سے مافوق امر یہ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین اور خدا تعالیٰ کو رب العالمین کہا گیا ہے۔ یعنی حضورؐ ساری دنیا کے لئے رحمت ہیں۔ اور اسلام جو خدا پیش کرتا ہے وہ سب جہانوں کا خدا ہے۔ (صالح احمد خان ادیب فاضل و منشی فاضل قادیان)

اعلان تعطیل

عید الفطر کی تقریب سعید کی وجہ سے ۱۲ ر ماہ اخاء (۱۲ ر اکتوبر) کو چونکہ تعطیل ہوگی اس لئے ۱۳ ر ماہ اخاء کی صبح کو "الفضل" شائع نہ ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ بعض دوست تعطیل کے اعلان کے باوجود بعد میں خط لکھنے شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ہمیں فلاں تاریخ کا پرچہ نہیں ملا۔ حالانکہ وہ پرچہ شائع ہی نہیں ہوا ہوتا۔ امید ہے۔ احباب آئندہ اس بات کا خیال رکھیں گے۔

منیجر "الفضل"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۷۔ اپ ہوڑہ اکسپریس ٹرین ہوڑہ سے آتی ہوئی سہارن پور اور لاہور کے درمیان بجائے ۱۲ ر اکتوبر ۱۹۴۲ء کے ۱۳ ر اکتوبر ۱۹۴۲ء سے چلنا شروع کرے گی۔ ان اوقات کے مطابق جو پہلے مشتہر کئے گئے ہیں

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

جڑھ کا علاج درکار ہے

درخت کی طاقت و توانائی نیز درازیٔ عمر کا راز اس کی جڑھ کی طفیل ہے۔ جڑھ ہی کی طفیل عمدہ پھول اور پھل حاصل ہو سکتے ہیں۔ جڑھ میں نقص واقع ہو جائے تو تمام اجزائے درخت پر ضعف طاری ہو کر بالآخر خشک ہو جاتا ہے۔ جسم انسان کی بھی ایک جڑھ ہے جس کی سلامتی سے صحت طاقت اور درازیٔ عمر کا راز حاصل ہو سکتا ہے۔ بصورت نقص واقع ہونے کے نظام جسمانی میں لاتعداد اقسام امراض کا ظہور ہوتا ہے۔ اسی نقص کا انتہائی ثمر موت ہے۔ جزوی اور انفرادی علاج بیکار ثابت ہے۔ جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ درکار ہے۔

بانی جدید نظام طبیہ موسوم طب شعوری "عمروالا" ڈاکخانہ بھاگووالہ ضلع گورداسپور

تریاق کبیر

تریاق کبیر اسم بامسمّٰی تریاق ہے کھانسی۔ نزلہ۔ درد سر۔ پیٹ درد ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کیلئے بس ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت:۔ بڑی شیشی ۸ ر - درمیانی شیشی ۴ ر - چھوٹی شیشی ۲ ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نسل انسانی کا قدیمی دشمن

ملیریا

ملیریا نسل انسانی کا ایسا قدیمی دشمن ہے۔ جو ہر سال کئی لاکھ جانوں کو لقمۂ اجل بنا دیتا ہے جب یہ اپنا حملہ کرتا ہے تو انسان کو کچھ نہیں سوجھتا۔ تمام اعضاء کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اور انسان بے بس ہو جاتا ہے، آج تک بڑے بڑے ڈاکٹروں اور طبیبوں نے اسکا مقابلہ کیا۔ مگر پوری طرح کامیابی نہ ہوئی۔ ہم نے اس سے بچاؤ کیلئے ایسا حربہ تیار کیا ہے (یعنی ملکین) جو اس ظالم کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ آزمائش شرط ہے "ملکین" کے استعمال سے نہ کونین کی ضرورت ہے نہ انجکشن کی۔ پندرہ روز کی خوراک قیمت عہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی۔ پی ایک روپیہ سے کم نہ کیا جائے گا۔

پتہ: مطب حکیم مہر علیشاہ قادیان

145
Digitized By Khilafat Library Rabwah

احباب آمد اور قربانی کا نقشہ اپنے سامنے رکھیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ۹ جنوری ۱۹۴۲ء کے خطبہ میں تحریک جدید کے مجاہدوں سے یہ خواہش فرمائی ہے کہ "جن دوستوں نے اپنی طاقت سے کم قربانی کی ہے۔ اُن کے پاس پھر ایک دفعہ جائیں۔ اُن کے سامنے ان کی آمد اور اُن کی قربانی کا نقشہ پیش کرکے کوشش کریں کہ وہ اپنے وعدوں پر غور کریں۔ اور اپنے چندوں میں اضافہ کریں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو پڑھکر کئی احباب نے لبیک کہا۔ اور اپنے چندہ میں اضافہ کیا۔ بلکہ بعض نے اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر دینے کا وعدہ کیا۔ کیونکہ سال ہشتم کا مطالبہ فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ "ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ بلکہ ایسے بھی ہیں۔ جو قریب دو ماہ کی آمد کے برابر چندہ دیتے ہیں۔" اس کے مطابق دوستوں نے بھی ایک ایک ماہ کی آمد دینے کا وعدہ کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ضروری ہے۔ کہ تحریک جدید کے مجاہد اپنے سال ہشتم کے چندہ میں اتنا اضافہ کریں جو اُن کی ایک ماہ کی آمد کے برابر نہیں بلکہ زیادہ ہو۔ اور پھر آئندہ سال نہم و دہم میں اس پر اضافہ کرتے جائیں۔ اس لئے کہ حضور نے فرمایا۔ "میں ان آخری تین سالوں کی تحریک میں سے پہلے سال کی تحریک کرتے ہوئے پھر دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ بیدار ہو جائیں۔ اور سمجھیں۔ کہ اُن کی منزل ان کے قریب آگئی ہے اب کسی بھی قربانی کا سوال نہیں۔ بلکہ صرف تین سال قربانی کرنیکا مطالبہ ہے۔ اسلئے وہ صرف اتنی کوشش نہ کریں۔ جو انہیں قربانی کے کم سے کم معیار پر رکھے۔ بلکہ تین سال کا عرصہ چونکہ نہایت محدود عرصہ ہے۔ اور جلدی ختم ہو جانیوالا ہے اس لئے ان کو چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ زور اور زیادہ ہمت سے کام لیں۔ اور اس سال (سال ہشتم) پھر اپنی قربانی کی رفتار کو بڑھا دیں۔"

بعض نے اپنی آمد سے قریب اڑھائی گنا اضافہ کیا۔ چنانچہ مولوی محمد عیسیٰ صاحب بھاگلپوری نے اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ ۲۵۰ روپے کا نہ صرف وعدہ کیا۔ بلکہ رقم حضور کے پیش کرتے ہوئے لکھا۔ کہ یہ خدا کو معلوم ہے کہ سال کے آخر میں مجھے خدا کیا دلواتا ہے۔ اگر کوئی رقم ملی۔ تو انشاء اللہ تحریک جدید کے چندے میں بھی خود اضافہ کرونگا۔ مجھے اس کا خود بخود خیال ہے۔ میرا دل چاہتا ہے جہاں تک ممکن ہو۔ تحریک جدید کے چندے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکوں۔ چنانچہ صاحب موصوف نے دوران سال میں ۲۵۰ روپے کے بعد ۱۰۰ روپے اور ۲۵۰ کی رقم اور ارسال کرکے ۶۰۰ روپیہ حضور کے پیش کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور نعم البدل دے۔ گویا آپ نے اپنی اڑھائی ماہ کی آمد اس چندے میں ادا کر دی ہے۔ وہ احباب جنکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ وہ نہ صرف سال ہشتم میں ہی اضافہ کرکے ایک ماہ کی آمد کے برابر چندہ دیں۔ بلکہ آئندہ دو سال میں بھی اس پر اضافہ کرتے جائیں۔ کیونکہ تحریک جدید کی معین قربانی کا دس سالہ جہاد کا آٹھواں سال ختم ہو رہا ہے۔ "دنیا میں انسان جب یہ سمجھتا ہے۔ کہ اب وہ اپنی زندگی کی آخری لحظات میں سے گذر رہا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنیکی زیادہ کوشش کیا کرتا ہے۔ اسی طرح ان تین سالوں میں خدا تعالیٰ کو بیقدر خوش کرنا چاہتے ہو۔ کرو کیونکہ نہ معلوم پھر ایسا موقعہ میسر آئے یا نہ آئے"۔ پس دوستوں کو سال ہشتم میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ اور وہ لوگ جو فوجی خدمات پر ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے خاص موقعہ مالی قربانی کرنیکا عطا فرمایا ہے۔ انہیں بھی تحریک جدید کے جہاد میں سبقت لے جانا چاہیئے۔ اور آٹھ سالہ قربانی کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حوالدار کلرک ناصر احمد صاحب وزیرستان سے لکھتے ہیں۔ سال ہشتم کے خطبات پڑھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ماہ نومبر کی اس تاریخ سے پہلے پہلے ایک ماہ کی آمدنی جو ۶۳ روپے ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سال ہشتم کے لئے روانہ کر دونگا۔ اور سال اول پانچ روپیہ سے شروع کرکے ایک روپیہ سالانہ اضافہ کے ساتھ ۵۶ روپے کا وعدہ ہے۔ جو پانچ روپیہ ماہوار کی قسط سے ایک سال کے اندر ادا کر دونگا۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اگلے دو سال میں بھی یعنی سال نہم اور سال دہم میں بھی تریسٹھ روپیہ پر اضافہ کرونگا۔ یہاں تک یہ نوٹ لکھا جا چکا تھا۔ کہ آپ کو معلوم ہوا۔ کہ سال ہشتم کا چندہ ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کر دینا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور نام دعا کیلئے پیش کرنے کا موجب ہوگا۔ اسلئے آپنے بذریعہ تار سال ہشتم کا روپیہ ارسال فرمایا ہے۔ اور بھی دوستوں کی طرف سے بذریعہ تار رقوم آئی ہیں۔ اور بعض نے بیمہ ارسال کرکے اطلاع دی ہے۔ پس وہ جو سال ہشتم ادا کر چکے ہیں۔ یا انہوں نے ۳۰ نومبر تک ادا کرنا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کی تعمیل میں سال ہشتم میں اتنا اضافہ کریں۔ جو اُن کی ایک ماہ کی آمد سے بڑھ جائے۔ تا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حقیقی قربانی کا ثواب پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

فانشل سیکرٹری تحریک جدید

جو دوست
وی۔پی واپس کر دیتے ہیں
وہ دفتر کا بلا وجہ نقصان
کرتے ہیں۔
کیا آپ اس نقصان دہ
طریق سے احتراز کرکے ہمارے ساتھ
تعاون نہ فرمائینگے؟

شباکن
ملیریا کی کامیاب دوا ہے
کونین خالص تو ملتی نہیں اور ملتی ہے۔ تو
چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال
سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد
اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا
ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور سے
بچکر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں
تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص
ایک روپیہ پچاس قرص ۹ر
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

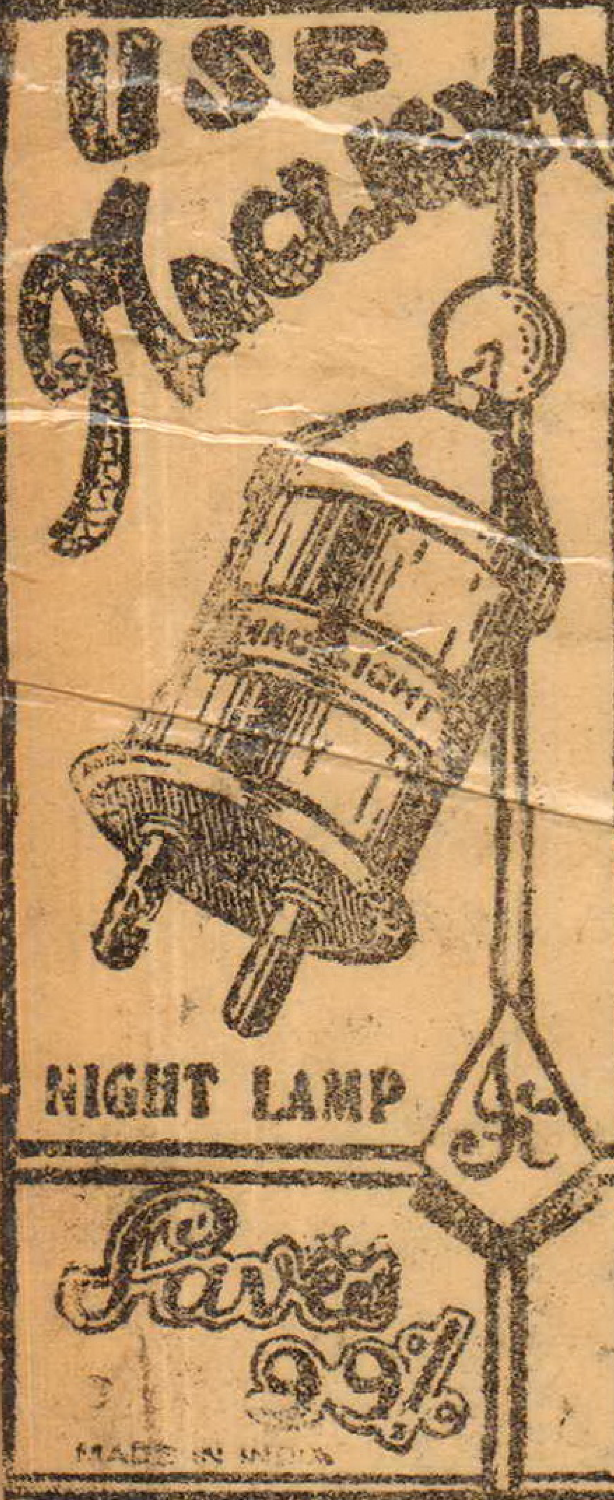

میک لائٹ
اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں
بجلی کے بل میں ۹۹ فیصد بچت کرتا ہے
ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس
قادیان
B.6

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو
آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک مریض کو منگا کر دی تھی۔ ان کا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ انکا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں بلکہ رنگ بھی پیشتر سے نکھر آیا ہے اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دور نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں اور بہت ممنون ہیں۔
فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے خوبصورت بناتی ہے خوشبودار ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۲ر (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔
اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔
نوٹ:۔ قادیان میں فیسرین میسرز سیالکوٹ ہاؤس قادیان سے خرید فرماویں
وی۔پی منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی ملکتسر پنجاب

الفضل کے چندہ کی ادائیگی بروقت اور باقاعدہ کرنا ہر خریدار کا فرض ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ کیل کے صنعتی علاقہ پر زبردست ہوائی حملہ کیا گیا۔ دشمن کے جو ہوائی جہاز مقابلہ پر آئے۔ اُن میں سے ۴۸ تو یقیناً تباہ کر دئے گئے۔ ۳۸ اور بھی برباد ہو گئے ہوں گے۔ اور ۱۹ کو نقصان پہنچایا۔ اس حملہ میں ۱۱۵ امریکن اڑن قلعوں نے حصہ لیا تھا۔ جن میں سے چار واپس نہ آسکے۔ انکے ساتھ پانسو برطانی طیارے حفاظت کیلئے گئے تھے۔ جو سب کے سب واپس آگئے۔ مصر میں اتحادی طیاروں نے دشمن کی فوجی لاریوں، راستوں اور ہوائی اڈوں پر دھواں دھار حملے کئے۔ مغربی ریگستان میں اتنا بڑا ہوائی حملہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ چوبیس گھنٹوں تک مسلسل بم باری کی جاتی رہی اور مشین گنوں سے گولیاں چلائی جاتی رہیں۔ دشمن کے جو ہوائی جہاز مقابل پر آئے۔ اُن میں سے ۴۲ گرا لئے گئے۔ ان حملوں سے درجنوں سامان لانیوالی گاڑیاں ٹوٹ پھوٹ گئیں۔ ایک گولہ بارود کی گاڑی ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ بن غازی کی بندرگاہ پر چالیس سے زیادہ چھاپے مارے گئے۔

بحر الکاہل میں گوڈال کنال کے پاس ایک جاپانی جنگی جہاز کو امریکن ہوائی جہازوں نے ڈبو دیا اور ایک اور کو نقصان پہنچایا۔ یہاں بدھ کی رات کو دشمن کمک پہنچاتا رہا۔ کمک پہنچانے میں ایک کروزر اور پانچ جنگی جہاز حصہ لے رہے تھے۔ اور وہ رات بھر فوجیں اتارتے رہے۔ آسٹریلین اڈوں سے اڑ کر امریکن ہوائی جہازوں نے ان پر حملے کئے۔ کروزر پر بم لگتے دیکھے گئے اور ایک تارپیڈو بھی لگا۔ اس کے بعد ہوائی لڑائی شروع ہو گئی جس میں دشمن کے چار ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔ اس حملہ میں دو امریکن طیارے کام آئے۔ اب امریکن طیارے بحیرہ کورل اور اس کے آس پاس کے علاقہ پر خوب چھان بین کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی اس پرواز کا اثر روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔

ماسکو ۱۱ اکتوبر۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کی جنگ پچھلے چوبیس گھنٹوں میں مدھم رہی۔ شمال مغرب میں کچھ جھڑپیں ہوتی رہیں۔ شہر کے اندر کچھ مورچوں پر روسیوں نے پاؤں جما لئے ہیں۔ روسی توپیں زبردست گولہ باری کر رہی ہیں اور انہوں نے دشمن کی ایک پیدل کمپنی کا صفایا کر دیا ہے۔ مارشل ٹموشنکو کی امدادی فوج نے جو حملہ شمال مغرب میں شروع کر رکھا ہے۔ اس میں اسے کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ کل اسنے ایک جرمن حملہ کو کامیابی سے روک دیا اور ایک پوری بٹالین کو تباہ کر دیا۔ موزڈاک کے محاذ پر ایک پہاڑی چوکی کے لئے تین دن شدید جنگ ہوتی رہی۔ دشمن نے کئی حملے کئے۔ مگر روسیوں نے ہر بار منہ توڑ جواب دیا۔ وسطی محاذ پر لڑائی پھر تیز ہو گئی ہے۔ جرمن توپوں اور ہوائی جہازوں نے سخت حملہ کیا۔ مگر روسی مضبوطی سے اپنے مورچوں پر ڈٹے رہے۔ اور دشمن کو مار کر پیچھے ہٹا دیا۔ جرمن مار کھا کر بھاگے۔ اور روسی ان کا تعاقب کرتے ہوئے ایک بستی میں جا گھسے۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ برطانی جنگی وزارت نے جنگی قیدیوں کے ساتھ سلوک کے بارہ میں ایک مفصل اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ جب ڈیپ پر حملہ کیا گیا۔ تو اعلیٰ افسران کی اجازت کے بغیر یہ حکم دے دیا گیا۔ کہ وہاں جو جرمن قیدی پکڑے جائیں ان کے ہاتھ فوراً پیچھے باندھ دئے جائیں تا وہ مزدوری کاغذات تلف نہ کر سکیں۔ جب جرمنوں نے یہ شکایت کی۔ تو برطانی حکومت کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ ایسا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ اور اگر ہوا تو اسے منسوخ کر دیا جائیگا۔ چنانچہ ایسا کر دیا گیا۔ اسکے بعد چند روز ہوئے ایک چھوٹے سے برطانی دستہ نے چینل کے ایک جزیرہ پر چھاپہ مارا۔ اور پانچ جرمنوں کو پکڑا۔ اور اس لئے ان کے ہاتھ باندھ دئے گئے کہ وہ بھاگ نہ جائیں۔ کیونکہ انہیں جرمن بارکوں کے پاس سے لے جانا تھا۔ پھر بھی ان میں سے چار بھاگ نکلے اور دوسروں کو خبردار کرنے کے لئے شور مچانے لگے۔ اسپر انہیں گولی مار دی گئی۔ جنیوا کنونشن میں کوئی ایسی دفعہ نہیں۔ جس میں جنگی قیدیوں کے ہاتھ باندھنے یا نہ باندھنے کا کوئی ذکر ہو۔ صرف اتنا ہے کہ انکے ساتھ انسانیت کا سلوک ہو۔ اور یہ سلوک حالات کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے۔ جرمنوں نے اس سے یہ سمجھا۔ کہ ہمیشہ کے لئے ہر جنگی قیدی کے ہاتھ باندھنے کا حکم برطانی حکومت نے دیدیا ہے۔ اور اس لئے ان قیدیوں کو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ڈالدیں جو میدانِ جنگ سے بہت دور ہیں۔

کینیڈا کی جنگی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ جو ۔۔۔ ۔۔۔ کینیڈا اس ہیں۔ کل ان کو بیڑیاں ڈال دی گئی ہیں۔ کیونکہ اس بارہ میں کوئی اطلاع نہ مل سکی تھی۔ کہ جرمنوں نے اتحادی قیدیوں کی بیڑیاں اور ہتھکڑیاں اتار دی ہیں۔

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ کو انکے عہدے سے گورنر نے الگ کر دیا ہے۔ اور سر غلام حسین ہدایت اللہ کو نئی وزارت بنانے کی دعوت دی ہے۔ جو آخر الذکر نے قبول کر لی ہے۔ آج تیسرے پہر گورنمنٹ ہاؤس کراچی سے اعلان شائع ہوا۔ جس میں بتایا گیا کہ حال ہی میں مسٹر اللہ بخش نے اپنے خطابات واپس کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور اخباروں میں ایک چٹھی شائع کی تھی۔ آج گورنر سندھ نے ان کو بلا کر ان معاملات پر تبادلہ افکار کیا۔ اور انہیں بتایا۔ کہ ان حالات میں مجھے آپ پر اعتماد نہیں رہا۔ اسلئے آپ وزیر اعظم نہیں رہ سکتے۔ معلوم ہوا ہے کہ دوسرے وزراء بھی استعفے دے رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ برطانیہ اور امریکہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ چین میں ان دونوں ملکوں کو گذشتہ ایک سو سال سے جو حقوق و مراعات حاصل تھیں وہ ان سے دستبردار ہو گئی ہیں۔ لنڈن میں مسٹر ایڈن نے ڈاکٹر ولنگٹن کو یہ اعلان پہنچایا اور واشنگٹن میں یہ اعلان مسٹر سمنر ویلز نے امریکہ کے چینی سفیر کو دیا۔ برطانیہ اور امریکہ نے یہ اعلان چین کی جمہوریت کی ۳۱ ویں سالگرہ کے موقع پر کیا ہے۔ جس سے چین بھر میں مسرت و اطمینان کی لہر دوڑ گئی ہے۔ علاوہ ازیں جمہوری ممالک میں بھی اظہار خوشنودی کیا جا رہا ہے۔ چنگنگ میں آج سالگرہ کی تقریب پر ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں سینکڑوں چینی افسروں نے بھی شرکت کی۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے برطانیہ و امریکہ کے فیصلہ کا اعلان خود کیا۔ اس موقع پر مارشل موصوف نے اہل چین کو ایک ولولہ انگیز پیغام دیتے ہوئے کہا کہ اس جنگ میں ہمارا اور اتحادیوں کا مقصد اولیٰ یہ ہے کہ آزادی و تہذیب ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے۔

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ مسٹر جناح نے عید الفطر کے موقع پر مسلمانان ہند کے نام یہ پیغام ارسال کیا ہے۔ کہ عید الفطر اور دوسرے مذہبی تہوار جو کرۂ ارض کے طول و عرض میں منائے جاتے ہیں۔ مسلمانانِ عالم میں اتحاد و اخوت کا بیّن ثبوت ہیں۔ میری دلی تمنا ہے کہ اس مبارک اور مقدس دن پر ہم سب بھائی دل سے عہد کریں کہ اپنے حقوق حاصل کرینگے۔ مسلمان ہندوستان میں، فاتح، تاجر، مبلغ اور معلم کی حیثیت میں آئے تھے انہیں اس تہذیب و تمدن پر ناز تھا جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ انہوں نے براعظم ہند کی اصلاح کی۔ اور انقلاب پیدا کیا۔ آج ہندوستان میں دس کروڑ فرزندانِ توحید ہیں اور اتنی آبادی دُنیا کے کسی ملک میں نہیں۔ مسلمانان ہند دوسری اقوام کے مقابلہ میں اپنی علیحدہ تہذیب و تمدن رکھتے ہیں۔ دنیا کے آئندہ نظام میں بھی اسلامی ہند کو نمایاں حصہ لینا ہے ہمارا مصمم ارادہ ہے کہ شمال مغربی اور شمال مشرقی ہندوستان میں جہاں ہماری اکثریت ہے اپنی آزاد ریاستیں قائم کریں۔ میں ہر مسلمان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے مطالبہ پاکستان کو حاصل کرنیکے لئے پوری کوشش کرے کیونکہ "پاکستان" نہ صرف ہمارے لئے موت و حیات کا سوال ہے بلکہ ہماری آئندہ نسلوں کا انحصار بھی اسی پر ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ عید مبارک کے دن ہم دل و جان سے متحد ہو جائیں۔ ایک متحدہ قوم بنجائیں اور مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر پاکستان حاصل کریں۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ کل دار العوام میں مسٹر ایمری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ہندوستان کے فسادات میں ۴۲۸ غیر سرکاری اشخاص اور ۲۰ سرکاری ملازم ہلاک اور ۱۲۰۲ غیر سرکاری اور ۶۴۸ سرکاری ملازم مجروح ہوئے۔ ایک اور سوال پوچھا گیا کہ کیا واقعی ہجوموں کو منتشر کرنیکے لئے مشین گن سے گولیاں چلائی گئیں آپنے کہا۔ جب جان خطرے میں پڑ جاتی ہے تو اسوقت مشین گن چلانے میں کونسی رکاوٹ حائل ہو سکتی ہے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈیپ کے نقصانات کو پورا کرنیکے لئے کینیڈا سے مزید کمک برطانیہ پہنچ گئی ہے۔ اس میں مسلح دستے، توپخانہ، انجینئر اور شہر میں لڑنے والے سپاہی شامل ہیں۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ جرمن ڈنمارک کو مستقبل قریب میں نازیت کا مکمل رنگ دینے کی تجاویز سوچ رہے ہیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں کسنٹن کو جو ڈنمارک میں جرمنوں کا گسٹاپو چیف ہے۔ برلین بلایا گیا ہے تاکہ اس سکیم پر عمل کرنے کی تجاویز سوچی جائیں۔

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ لالہ بنواری لال مجسٹریٹ درجہ اول لاہور نے ایک اہم قانونی نقطہ کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک عورت کا بیان تھا۔ کہ میرا خاوند اور میں پہلے ہندو تھے۔ پھر میرا خاوند مسلمان ہو گیا۔ اور میں بھی مسلمان ہو گئی۔ مسلمان ہونیکے بعد اسنے اور شادی کر لی مجھے خرچہ دلوایا جائے۔ اس کے خاوند کا بیان تھا۔ کہ میں نے اسے طلاق دے دی ہے۔ اس لئے یہ خرچہ کی مستحق نہیں۔ عدالت نے فیصلہ کیا کہ ہندو عورت کا مسلمان ہونے کے بعد بھی نکاح نہیں ٹوٹ سکتا۔ اسلئے یہ خرچہ کی مستحق ہے۔ اس کا خاوند اسے بیس روپے ماہوار خرچہ دے۔

چنگنگ ۱۰ اکتوبر۔ جاپانیوں نے کل یومانگ پر غالباً اس خیال سے زبردست بمباری کی۔ کہ مسٹر وینڈل ولکی وہاں ہی ہے۔ انہوں نے دریائے زرد کی چینی خندقوں پر بھی گولہ باری کی۔

ماسکو ۹ اکتوبر۔ ماسکو کی سرکاری خبروں میں کہا گیا ہے۔ کہ اگر اتحادی اقوام اب جرمنی پر فیصلہ کن ضرب لگائیں تو لاکھوں جانیں بچ سکتی ہیں۔

صندل پوڈر بچوں کے بکس کی امراض کے لئے ازحد مفید ہے۔ خون پیدا کرتا اور بھوک لگاتا ہے۔ قیمت ۴ر تولہ
طبیہ عجائب گھر قادیان

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔